امیر ملا محمد عمر اخوند ہیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کوئٹہ کے ایک دینی مدرسہ میں اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر مولوی محمد نبی محمدی کی حرکت انقلاب اسلامی میں شامل ہوئے اور روسی استعمار کے خلاف جہاد میں شریک ہوگئے۔ ان کی ایک آنکھ اسی جہاد میں کام آئی۔ طالبان کے سپاہ انہیں "امیر المومنین" قرار دے کر شریک سفر ہوگئے۔ طالبان نے جس تیزی سے افغانستان کے مختلف علاقوں پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی اس کے پس منظر اور پیش منظر سے صرف نظر ممکن نہیں۔ اس وقت افغانستان کے ۱۸ صوبوں پر ان کی حکومت ہے اور حالیہ کامیابی یعنی کابل کی فتح کے بعد طالبان کے بارے میں بہت سے شکوک و شبہات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے ایک موقع پر کہا تھا کہ "طالبان" کے لئے کابل ناقابل تسخیر ہے "اور اب فرمایا ہے کہ "یہ معجزہ ہے" چند روز قبل انہوں نے کہا تھا کہ "وزارت خارجہ اور وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر افغانستان میں خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں "ادھر وزیر داخلہ کئی روز سے طالبان کی فتحِ کابل کی خوشخبریاں دے رہے تھے اور فتح کے بعد ان کے حق میں رطب اللسان ہیں۔ پاکستان کے عوام میں یہ تاثر عام ہے کہ طالبان کی پشت پر آئی ایس آئی ہے۔ اور فوج ہی ان کو کمان کر رہی ہے"۔ سابق افغان صدر برہان الدین ربانی کا دعویٰ ہے کہ پاکستان ہمارے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے۔ ہمارے پاس پاکستانی فوجی افسر بمع طیارہ بطور ثبوت موجود ہیں جو افغانستان میں آئے انہیں ہم اقوام متحدہ میں پیش کریں گے۔ یہ تاثر بھی عام ہے کہ امریکہ پاکستان کے ذریعہ طالبان کو استعمال کر رہا ہے۔ اور اس کا واحد مقصد جہاد افغانستان کی اصل قیادت کو ختم کرنا اور اسلحہ کے ذخائر پر قبضہ کرنا ہے۔ جس میں سٹنگر میزائل خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ فتح کابل کے بعد طالبان دوستم سے کیا سلوک کرتے ہیں؟ جبکہ انہوں نے سابق کمیونسٹ حکمران ڈاکٹر نجیب اور ان کے بھائی کو اقوام متحدہ کے دفتر سے نکال کر سر عام پھانسی پر لٹکا دیا ہے۔

ان حالات و واقعات کی روشنی میں فی الوقت طالبان کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ ان کے تازہ اقدامات یعنی شریعت محمدی کا نفاذ بظاہر خوش کن اور متاثر کرنے والے ہیں لیکن مستقبل میں ان کا کردار ہی ثابت کرے گا کہ وہ کون ہیں؟ اور ان کے کیا مقاصد ہیں؟ اگر تو وہ صحیح معنوں میں شریعتِ محمدی کا نفاذ کر کے صرف اسلام کو ہی نظامِ ریاست کے طور پر قبول کرتے ہیں تو سبحان اللہ۔ ورنہ دوسری صورت میں دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کو نقصان ہوگا۔ اور یہی امریکہ کی سازش ہے۔

تعلیمی اداروں کی نج کاری اورقادیانیت نوازی:

بے نظیر حکومت نے تعلمی اداروں کی نج کاری کا بھی فیصلہ کر لیا ہے۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ وزیرۂ عظمیٰ کے والد ذوالفقار علی بھٹو نے یہ ادارے قومی تحویل میں لئے تھے اور ان کی بیٹی باپ کے فیصلے کو غلط قرار دیکر مالکان کو واپس کر رہی ہے۔ بلکہ فروخت کر رہی ہے۔ ہمارے ملک میں تعلیم کا مستقبل تو پہلے ہی تباہ ہو چکا ہے اور اس نجکاری کے نتیجہ میں رہی سہی کسر بھی پوری ہوجائے گی۔ ان اداروں کے ہزاروں اساتذہ بے

(بقیہ ص ۸ پر دیکھیں)